بسنت ایک ہندوانہ تہوار

گوپال رام کو جہنم واصل کرنیوالے نوجوان کے مزار پر حاضری کے بعد

عدالتی مشنوں پر بسنت پر بے حیائی کے نظارے بھی دیکھے [illegible]

اس نوجوان کو دریدہ دہن ہندو [illegible] قتل کرنے کے الزام میں پھانسی دی گئی تھی فاضل عدالت نے بھی شریعت سے [illegible] کا حلف اٹھایا ہوا ہے

حاضری دیکر لاہور گھر واپس آیا تو بسنت کی آڑ میں ہلڑبازی، فحش ریکارڈنگ، خواتین کے ڈانس کے عریاں مظاہرے اور بے حیائی کے پروگرام جاری تھے: ایم ڈی طاہر

بسنت ہندوانہ تہوار ہے یا نہیں، یہ فیصلہ شریعت کورٹ دے سکتی ہے اس لیے اس سے رجوع کریں: فاضل عدالت، سماعت آج پھر ہوگی

لاہور (وقائع نگار خصوصی) لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس میاں اللہ نواز اور مسٹر جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل پر بقیہ نمبر 21 صفحہ 11 پر

بلاشبہ **بسنت** ایک ہندوانہ تہوار ہے اور اس تہوار کا مسلم ثقافت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ وطن عزیز میں یہ تہوار پوری حشر سامانیوں کے ساتھ پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ پتنگ بازی کے جنون میں ہر سال کئی قیمتیں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کروڑوں روپیہ اسراف و تبذیر کی نذر ہو جاتا ہے اچھے بھلے اور سمجھدار لوگ لاٹھیاں لئے سڑکوں پر دیوانہ وار پتنگوں کے پیچھے دوڑتے نظر آتے ہیں اس طرح وہ کئی حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کئی بچے مکانوں کی چھتوں سے گر کر لقمہ اجل بن جاتے ہیں، کئی پتنگ باز بچے بجلی کی تاروں سے الجھ کر والدین کو داغِ مفارقت دے جاتے ہیں۔ پھر پتنگوں کی ڈور سے بجلی کے تار بار بار الجھتے ہیں اس سے سارا دن بجلی کی آنکھ مچولی جاری رہتی ہے اس کے باعث ٹرانسفارمر اور ہزاروں گھرانوں کے برقی آلات جل جاتے ہیں۔ اس طرح شہروں اور قصبوں میں دو روز مسلسل ہنگامہ برپا رہتا ہے، ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پتنگ بازی میں لڑائی جھگڑا بھی ہو جاتا ہے۔ چھتوں سے فائرنگ بھی ہوتی ہے، لائٹنگ کا بڑا بیہودہ انتظام کیا جاتا ہے۔ موسیقی اور بے ہنگم شور اور ہاؤ ہو سے پورے علاقے کا سکون درہم برہم ہو جاتا ہے مگر انہیں روکنے والا کوئی نہیں۔ جبکہ یہ مشغلہ جان لیوا، روپے اور وقت کا ضیاع، بجلی کی بندش، آلات کا نقصان اور اسراف کا سبب ہے۔

ایسے حالات میں واپڈا کے ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز نے کہا ہے کہ یہ ستم ظریفی کی بات ہے کہ سرکارِ عالیہ کے کل پرزے کامران لاشاری، ریس کورس پارک لاہور میں ہفتہ بھر سے **بسنت** منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں جسے جشن بہاراں کا نام دے دیا گیا ہے۔ لاہور کے بارونق چوکوں پر بڑے سائیز کی پتنگیں نصب کی جائیں گی۔ ڈائریکٹر صاحب نے بتایا کہ گذشتہ سال دھاتی تاروں کی وجہ سے تین گرڈ سٹیشنوں میں آگ لگ گئی جس سے واپڈا کو کروڑوں کا نقصان ہوا۔ اس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ع

چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی

گذشتہ سال بمبئی کا ایک تاجر بسنت کے ایام میں لاہور میں قیام پذیر تھا، اس نے اپنے تاثرات میں کہا ہے کہ "جب میں نے واپسی کا قصد کیا تو جن کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا وہ اصرار کرنے لگے کہ کچھ دن اور ٹھہر جاؤ۔ جمعرات کی رات ہمارا **بسنت** میلہ تو دیکھتے جاؤ۔ خدا کی قسم! تم اپنی بسنت بھول جاؤ گے۔ مجھے پہلے سے بڑا تجسّس تھا کہ بسنت سے پہلے اتنا کچھ ہو رہا ہے تو بسنت کے موقع پر کیا ہو گا؟ لاہور کے جس علاقہ میں میرا قیام تھا۔ وہاں سارا سارا دن بجلی کی آنکھ مچولی جاری رہتی۔ بجلی کی تاروں کا بار بار آپس میں ٹکرانا وقفے وقفے سے دھماکوں کی آوازیں لائٹ بند، پانی بند، مسجدوں میں وضو کے لئے پانی نہیں۔ چھتوں پر عجیب قسم کا شور، بار بار بجلی کے جھٹکوں سے اکثر لوگوں کے فریج، موٹریں اور پنکھے وغیرہ جل گئے۔ کوئی ایک بھی اس زیادتی کے خلاف آواز نہ اٹھا سکا۔ ہر گھر خود اس جرم میں ملوث تھا۔ گذشتہ سال واپڈا کے تین گرڈ سٹیشنوں کو آگ لگنے سے 11 کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اس سال مزید "برکت" کی توقع ہے۔ اب تو محسوس ہوتا ہے جیسے بسنت ہمارا نہیں بلکہ تمہارا ہی کوئی مذہبی تہوار ہے کہ تمہاری حکومت بھی مجبور ہے کہ اگر اس پر پابندی لگائی تو بڑا گناہ ہو گا۔ تبھی تو اتنا بڑا جانی اور مالی نقصان برداشت کر رہے ہیں۔ الٹا ٹی وی پر بار بار اشتہار آتا رہا کہ بسنت ضرور منائیں۔ مگر فائرنگ نہ کرو دیکھنا کل کہیں یہ اشتہار بھی آنا نہ شروع ہو جائے کہ شراب پیو ضرور مگر غل غپاڑہ نہ کرو۔

میں دعوی سے کہتا ہوں کہ ہم لوگ تم سے زیادہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں، تم بڑے مسلمان بنے پھرتے ہو... ایمانداری سے بتانا... کیا تمہارا قرآن ایسی بسنت منانے والوں کو شیطان کا بھائی قرار نہیں دیتا؟ جو لوگ آج سے پچاس سال پہلے دن کو چیخ چیخ کر کہتے تھے کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ اور راتوں کو سسکیاں بھر بھر کر اپنے رب سے ایک اسلامی وطن کی بھیک مانگا کرتے تھے۔

ڈھاکہ کو گنوا کر بھی تم نے ایسے لچھن درست نہیں کئے۔ اب سناؤ... اب کیا دینے کا ارادہ ہے؟ بھارت نے مسلمانوں کو ثقافتی جنگ میں عبرتناک شکست دے دی ہے، اسلئے اسے جنگ کرنے کی ضرورت نہیں"۔

یہ تاثرات عبرت کا تازیانہ ہیں... کاش! ہم اس پر غور و فکر کریں اور اپنے فکر و عمل میں صحتمندانہ انقلاب برپا کرنے کی سعی کریں۔ حدیث پاک میں آیا ہے: "من تشبه بقوم فهومنهم" جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا اس کا شمار اسی قوم میں ہو گا۔ لہذا اس خالص ہندوانہ رسم سے یکسر باز رہنا چاہیے۔ اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ رسم اسراف و تبذیر پر مبنی ہے اور اسراف و تبذیر کے مرتکب شیطان کے بھائی ہیں"

﴿ان المبذرين كانوا اخوان الشيطين﴾ (بنی اسرائیل: ۲۷)

پھر **بسنت** کے موقع پر بھارتی وفود کی آمد، مصروفیات اور بھنگڑوں کی اطلاعات باعثِ تشویش ہیں۔

نیز پاکستان میڈیا جس طرح بسنت کی کاروائیوں کو اچھالتا ہے اور مختلف زاویوں سے ایکٹرسوں کی رنگین تصاویر شائع کرتا ہے وہ امر نہایت شرمناک ہے۔ اسی طرح پی ٹی وی میں بھی بسنت کو خاص کوریج دی جاتی ہے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ بسنت اور بیساکھی کے نام پر وفود کے تبادلوں پر پابندی لگادی جائے۔ اور ملک میں بسنت اور اسکی خرافات کو یکسر ممنوع قرار دیا جائے۔ (بشکریہ : ہفت روزہ اہلحدیث لاہور)

بسنت نے قوم کو زخمی کردیا

سابقہ برسوں کی طرح لاہور میں اس سال بھی بسنت کا موسمی تہوار بڑے جوش و خروش، تزک واحتشام اور اخراجات کی فراوانی سے منایا جارہا ہے۔ یہ سطور لکھی جارہی ہیں تو لاہور کا آسمان رنگ برنگے پتنگوں کا مرقع بنا ہوا ہے۔ بیشتر پتنگوں کے ساتھ دھاتی یا کیمیکل لگی ہوئی ڈور بندھی ہوئی ہے۔ جو موت کی ڈور ہے اور کئی ماؤں کے بچوں کی جان لے سکتی ہے۔ فضاء" بوکاٹا، بوکاٹا " کے نعروں اور "پتنگ باز سجنا" کے گانوں سے معمور ہے۔ یہ سلسلہ کئی روز سے جاری ہے اور ایک اندازے کے مطابق اس عیاشی پر کروڑوں روپے صرف کئے جاچکے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اس وقت ایک سو سے زائد افراد چھتوں سے گر کر یا گاڑیوں سے گر کر زخمی ہوئے اور اب ہسپتالوں میں پہنچائے جاچکے ہیں، لاؤڈ سپیکروں کے غلط استعمال پر کئی جگہ تصادم ہوا اور عبادت گزاروں کو مساجد میں یکسوئی سے نماز ادا کرنے میں بھی دشواری پیش آئی، اس پر مستزاد بجلی کی آنکھ مچولی جو رات بھر جاری رہی، اور کئی گھرانوں کی قیمتی برقی اشیاء کو ناکارہ کر گئی۔۔۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ اس برس بسنت کے موسمی تہوار میں سرکاری حلقے بھی شامل ہوگئے ہیں۔ یہ سستی نہیں بلکہ بے حد مہنگی تفریح ہے۔ بسنت کو ہم نے اپنے مذہبی تہواروں سے بھی زیادہ اہمیت دے دی ہے اور اس پر اسراف اور عیاشی کی تمام حدود پاٹ دی ہیں۔ اب یہ تہوار ہماری عام سماجی زندگی پر بھی شدت سے اثر انداز ہونے لگا ہے اور قومی عادات کو منفی رخ پر ڈال رہا ہے۔ اجتماعی قومی زیاں اس پر مستزاد ہے۔ سرکاری سرپرستی نے عوام کو کھل کھیلنے کا موقع بھی دیا۔ ان تمام امور کے پیشِ نظر اب بگڑی ہوئی عادات کو بدلنے اور اچھی عادات کی ترغیب ڈالنے اور تربیت کرنے کی ضرورت ہے، جس پر نہ حکومت توجہ دے رہی ہے اور نہ تہذیبی اور ثقافتی ادارے۔ 2000ء کا بسنت اپنی جو تلخ یادیں چھوڑ جائے گا اس کے زخم تو وہ لوگ سہلائیں گے جن کے بچوں کو سانحات سے گزرنا پڑا ہے، تاہم اگر ابھی سے قوم کو اصلاح وتربیت کی طرف راغب کردیا جائے تو شاید سال بھر کی مہم سے اگلے سال بہتر نتائج نکل سکیں۔ اب کئی گھروں میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے۔ اگلے سال قوم کو اس سے بچانے کی ضرورت ہے۔ اس برس بھی بسنت نے "پالا نہیں اڑایا" قوم کو زخمی کیا ہے۔ (بشکریہ نوائے وقت لاہور)